نماز تراویح

تحریر: مولانا ابوالحسن قطب شاہ۔ مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین.

مومن کے شب و روز عبادت کا مقصد قرب الٰہی ہے، نفل نماز تقرب الی اللہ کی سیڑھی کا اہم ترین زینہ ہے، نیز رات کو نفل نماز کا قیام اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے، رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں مسلمان جہاں دوسرے نیک اعمال سے دامن بھرنے کی کوشش کرتا ہے، وہاں تراویح بھی رمضان کی خاص عبادت ہے، نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور سلف صالحین اس کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے، قیام رمضان کو نماز ''تراویح'' کہا جاتا ہے، اس کے کئی ایک نام ہیں، اس بافضیلت نماز کو محروم انسان ہی چھوڑ سکتا ہے، ویسے تو اس معاشرے میں نفل نماز کی ترغیب دلاتے ہوئے تعجب ہو رہا ہے، جس کی نوے فیصد سے زائد عوام فرض نماز کی تارک ہے۔

ذیل میں نماز تراویح کی مشروعیت وفضیلت کا بیان نبی کریم ﷺ کے فرامین سے ہوگا۔

1۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا، اس کے پہلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' [صحیح البخاری: 37، صحیح مسلم 173/759]

2۔ نضر بن شیبان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ سے کہا: مجھے ماہ رمضان کے بارے میں کوئی ایسی روایت سنائیں، جو آپ رحمہ اللہ نے اپنے والد سے اور آپ رحمہ اللہ کے والد نے خود نبی کریم ﷺ سے سنی ہو، درمیان میں کوئی واسطہ نہ ہو۔ ابو سلمہ رحمہ اللہ نے کہا: ہاں! میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کر دیئے ہیں اور میں نے اس کا قیام تمہارے لئے سنت قرار دیا ہے، جو ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور قیام کرے، وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے، جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔'' [مسند الامام احمد ج 1/191، سنن النسائی: 2212]

3۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''رسول کریم ﷺ قیام رمضان کی ترغیب بغیر حتمی حکم کے دیتے تھے، فرماتے تھے: جو ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام رمضان کرے گا، اس کے پہلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، رسول اکرم ﷺ کے فوت ہونے تک معاملہ اسی طرح رہا، پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت

اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں بھی معاملہ یونہی رہا۔'' [صحیح مسلم :174/759]

4۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ''رسول اکرم ﷺ نے رمضان کی ایک رات مسجد میں نماز پڑھی، آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی، پھر اگلی رات نماز پڑھائی تو لوگ بڑھ گئے، پھر وہ تیسری یا چوتھی رات جمع ہوئے، لیکن آپ ان کی طرف نہ نکلے۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو تم نے کیا، میں نے دیکھا، مجھے تمہاری طرف نکلنے سے صرف اس ڈر نے روکا کہ کہیں تم پر یہ فرض نہ ہو جائے، راوی کہتے ہیں: یہ واقعہ رمضان المبارک کا ہے۔'' [صحیح البخاری:1129، صحیح مسلم:177/761 واللفظ لہ]

5۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ''رسول اکرم ﷺ دوسری رات تشریف لائے، صحابہ کرام نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، لوگ اس کا تذکرہ کرنے لگے، تیسری رات مسجد والے بڑھ گئے، آپ ﷺ تشریف لائے، انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، چوتھی رات مسجد لوگوں سے تنگ پڑ گئی مگر آپ ﷺ تشریف نہ لائے، لوگ کہنے لگے: نماز! لیکن رسول اکرم ﷺ فجر کی نماز تک نہ نکلے، یہاں تک کہ فجر میں تشریف لائے۔'' [صحیح البخاری:2012، صحیح مسلم:178/761]

6۔ ایک روایت میں ہے: رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''میں ڈرا کہ تم پر رات کی نماز فرض نہ ہو جائے اور پھر تم اس سے عاجز آ جاؤ۔'' [صحیح البخاری:924، صحیح مسلم:178/761]

7۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ہم نے رمضان میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں قیام نہ کروایا، حتی کہ سات دن باقی رہ گئے تو آپ ﷺ نے ہمیں قیام کروایا، حتی کہ تہائی رات گزر گئی، جب چھ راتیں باقی رہ گئیں تو ہمیں قیام نہ کروایا، جب پانچ راتیں رہ گئیں تو پھر قیام کروایا حتی کہ آدھی رات گزر گئی، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کاش کہ آپ ﷺ ہمیں اس رات کا قیام کروائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی جب امام کے ساتھ مکمل نماز (عشا) پڑھتا ہے، اس کا قیام اللیل شمار ہوتا ہے۔ جب چار راتیں رہ گئیں تو آپ ﷺ نے قیام نہ کروایا۔ جب تین رہ گئیں تو لوگوں اور اپنے گھر والوں کو اکٹھا کر کے ہمیں قیام کروایا حتی کہ ہم ڈرے کہ ہم سے فلاح فوت نہ ہو جائے، راوی نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: فلاح کیا ہے؟ کہا: سحری، پھر باقی مہینہ ہمیں قیام نہ کروایا۔'' [مسند الامام احمد:159/5، سنن أبی داؤد:1375]

8۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اکرم ﷺ نے کھجور کے پتوں یا چٹائی کا حجرہ بنایا، آپ ﷺ اس میں نماز پڑھنے کے لئے نکلے، آدمی تلاش کرتے کرتے آئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے،

پھر وہ اگلی رات آئے تو رسول اکرم ﷺ نے باہر آنے میں دیر کر دی، آپ تشریف نہ لائے، انہوں نے آوازیں بلند کیں اور دروازے کو کنکریاں ماریں، رسول اللہ ﷺ غضب ناک حالت میں ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے اسی کام کی وجہ سے میں نے گمان کیا کہ تم پر یہ نماز فرض کر دی جائے گی۔ تم اپنے گھروں میں نماز کو لازم پکڑو، کیونکہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کی سب سے بہترین نماز گھر میں ہے۔'' [صحیح البخاری: 731، صحیح مسلم: 781]

9۔ سیدنا ثعلبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''رسول اکرم ﷺ رمضان کی ایک رات تشریف لائے تو لوگوں کو مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھتے دیکھ کر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کیا کر رہے ہیں؟ کسی نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! یہ وہ لوگ ہیں جن کو قرآن یاد نہیں، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پڑھا رہے ہیں یہ ان کے ساتھ اپنی نماز پڑھ رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے اچھا کیا ہے اور درستگی کو پہنچے ہیں۔ نیز آپ ﷺ نے ناپسند نہیں کیا۔'' [السنن الکبریٰ للبیہقی 2/495]

10۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ''ہم نے رمضان کی تیئسویں رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تہائی رات تک قیام کیا، پھر پچیسویں رات کو آدھی رات تک قیام کیا، پھر ستائیسویں رات کو اتنا لمبا قیام کیا حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ ہم سحری کو نہ پا سکیں گے۔'' [مسند الامام احمد 4/272، سنن النسائی: 1607]

11۔ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رحمہ اللہ سے روایت ہے: ''میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی رات مسجد کی طرف نکلا، لوگ مختلف گروہوں میں منقسم تھے۔ کوئی آدمی اکیلا اور کوئی جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں اگر میں ان کو ایک قاری پر جمع کر دوں تو یہ بہت اچھا ہوگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کر دیا، پھر میں آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے دوسری رات کو نکلا، لوگ ایک قاری کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کتنا اچھا طریقہ ہے، جس (آخری رات کے قیام) سے یہ سوتے ہیں، وہ اس سے بہتر ہے۔ لوگ اول رات قیام کیا کرتے تھے۔'' [صحیح البخاری: 2010]

نمازِ تراویح آٹھ رکعات ہی سنت ہے، جیسا کہ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث جناب انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں: (وَلَا مَنَاصَ مِنْ تَسْلِيمِ أَنَّ تَرَاوِيحَهُ كَانَتْ ثَمَانِيَةَ رَكْعَاتٍ وَلَمْ يَثْبُتْ فِي رِوَايَةٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُ صَلَّى التَّرَاوِيحَ وَالتَّهَجُّدَ عَلٰى حِدَةٍ فِي رَمَضَانَ)

''یہ تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی نمازِ تراویح آٹھ رکعت تھی اور کسی ایک روایت سے بھی ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے رمضان میں تہجد اور تراویح الگ الگ پڑھی ہوں۔'' [العرف الشذی 1/166]